سوال

(599) شادی شدہ کا دوسری عورت ناجائزاولاد حاصل کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک نوجوان نے جوکہ شادی شدہ ہے اپنا گھر بار بچے وغیرہ ہیں دوسری کسی عورت سے مراسم پیدا کرلیے (جوکہ بغیر نکاح کے کسی اورمرد کے ساتھ رہتی ہے) اوراس کی دوعدد بچیا ں بھی ہوگئیں مگراس چیز کا علم اس نوجوان کی اپنی پہلی بیوی اوبچے کو نہیں ہے اورنہ ہی اس چیز (دوبچیوں) کا علم دوسرے مرد کو ہے کہ یہ دونوں لڑکیاں جومیرے پاس رہتی ہیں کسی اورمرد کی ہیں مگریہ نوجوان اب بھی اپنی دوست لڑکی کوملتا ہے جوکہ ابھی تک اسی مرد کے ساتھ رہتی ہے وہ مردان کواپنی اولاد تصور کرتا ہے اوریہ نوجوان اپنی اولاد تصور کرتا ہے کیا۔

(1) یہ بچیاں حلال ہیں یا حرام اگر حرام ہیں تو حلال کیسے ہوسکتی ہیں۔ اگر حرام ہیں توان بچیوں کا کیا قصور ہے؟

(2) اس نوجوان کی اب اپنی سہیلی سے شادی ہوسکتی ہے؟ (جوکے اہل کتاب ہے)

(3) اسلامی قانون کے تحت اس نوجوان کی کیا سزاہے؟ اس کی سہیلی کی کیا سزاہے؟ اوران دوبچیوں کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے؟

(4) اسلام میں جہاں سزا کا تعلق ہے وہاں معافی بھی ہے اس جرم کی معافی کیسے ہوسکتی ہے؟ بچیاں کیسے حلال ہوسکتیں ہیں؟ یا یہ کہ دونوں بچیوں کو یہ نوجوان بھول جائے اور اولاد تصورنہ کرے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1) سوال میں مذکوردونوں بچیاں چونکہ نطفہ حرام ہیں اس لیے ان کے حلال بننے کی کوئی صورت نہیں واقعی ان بچیوں کا توکوئی قصور نہیں قصورسب زانی کا ہے یا پھر مزینہ کا ہے لیکن چونکہ یہ حرام ملاپ کا تیجہ ہیں اس لیے اولادالزنا ہیں جس کی بناء پران کا نسب اورمیراث جہت والد شرعاًمنقود ہے ہاں البتہ نیکی کی صورت میں ان کے اعمال کا اعتبار اورشمار ہے مثلاً ولدالزنا اہلیت کی بناء پرامامت کراسکتا ہے حدیث میں ہے۔

«یومہم اقروہم لکتاب اللہ»

اس حدیث کے عموم کی بناء پرامام بخاری رحمة اللہ علیہ نے بھی اپنی صحیح میں ولدالبغی کی صحت امامت پراستدلال کیا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں

«زہب الجمہور الی صحۃ امامۃ ولد الزنا» ایضاً فتح الباري (۲/۱۸۵)

یعنی ’’جمہور اہل علم کے نزدیک بھی ولد الزنا کی امامت درست ہے۔‘‘

(2) کتابیہ سے نکاح کا جواز ہے(سورۃ المائدہ) بشرطیکہ یہ حرام کاری کے ذریعہ نہ ہو بایں صورت تائب ہونا ضروری ہے۔

(3) اگر یہ حرام کاری کے مرتکب ہیں تو ان پر شرعی سزا نافذ ہوگی لیکن اس کا نفاذ کرنا حکومت کا کام ہے بصورت دیگر تائب ہونا کافی ہے اور بچیاں نیکی کی سعی کریں۔

(4) زانی اپنے جرم پر اللہ کے حضور تائب ہو اور بچیوں کا سلسلہ نسب اس سے ملحق نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ حرام کاری کا نتیجہ ہیں۔ جب کہ اسلام عفت و عصمت کا درس دیتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص874

محدث فتویٰ